رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے ہفتہ میں تین بار سوموار بدھوار جمعہ کو شائع ہوتا ہے

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی خط وکتابت بنام منیجر الفضل
قادیان کے پتہ پر ہو
چندہ غیر ممالک سے
سعہ

قیمت اشتہارات فی سطر ۴ر (ار)

جلد ۱ | مورخہ ۸ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ بروز سوموار | نمبر ۵۲ ب)

مدینۃ المسیح

۱- حضرت خلیفۃ المہدی معہ اہل بیت بخیر وعافیت ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وی پی چونکہ ۱۸ مارچ سے اخبار ہفتہ میں تین بار ہو اسلئے جن خریداران الفضل کے نام آئندہ سہ ماہی یا ششماہی یا سال کا وی پی ہوگا۔ ان کے وی پی میں ۸ر کی رقم دپچھلی سہ ماہی کی بقیہ قیمت وصول کرنے کے لئے زائد کیجائے گی کیونکہ اس سے پہلے چار روپے سالانہ کے حساب قیمت لیجاتی رہی ہے

تازہ خبریں

امیر بخارا کے خزانہ میں طلائی سکوں کے لئے پچاس گز لمبا اور ۲۰ گز چوڑا ۸ گز اونچا جو ایک خزانہ موجود تھا وہ اب معمور ہو چکا ہے سکے نیچے ایک اور محل جو اسی قدر لمبا چوڑا ہے۔ روس اور بخارا کے سونے سے بھرا ہوا ہے خزانہ میں جس قدر روپیہ داخل ہوتا ہے وہ ایک ضخیم رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے جو ڈیڑھ گز لمبا ہے۔ آج تک اسکی میزان نہیں کی گئی

اُن پوشیدہ احکام کے متعلق جو عربی ممالک میں اسلحہ بندی کے لئے آئے ہیں مختلف چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اُن احکام میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو ہتھیار اٹھانے کے لائق ہے طیار رہے کہ جب آستانہ علیہ سے حکم صادر ہو فوراً مسلح ہوجائے۔

حکومت جاپان نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جاپان کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کو حق نیابت عطا کیا جائے جس کا انتخاب ایک دن بعد ہونے والا ہے اور عمر یوکوہاما سابق وزیر تعلیم نے اشاعت اسلام کا مرکز تعمیر کرنے کے لئے پچاس ہزار پونڈ چندہ دیا ہے

جاپان میں اسلامی سالانہ جلسہ بھی ہونے والا ہے جس میں سال بھر کی کارگزاری کی رپورٹ سنائی جائیگی

عمر یوکوہاما گورنمنٹ جاپان کو اس امر پر برانگیختہ کر رہے ہیں کہ وہ جزائر فلپائن کو اپنے قبضہ میں لے کیونکہ اس میں ہمارے مسلمان بھائیوں کی تیس لاکھ کی آبادی ہے۔

ابتدائے جنگ سے لیکر اسوقت تک تین لاکھ مسلمانوں نے ہجرت کر کے دولت عثمانیہ کے ملک کو آباد کیا ہے اور مہاجرین پر آجتک تین لاکھ پونڈ صرف ہو چکے ہیں۔ اس سال گورنمنٹ نے ایک لاکھ پونڈ مخصوص کئے ہیں۔

مقدونیہ سے مسلمانوں کی مہاجرت کا سلسلہ بہ شد و مد جاری ہے حال میں تین ہزار سے زیادہ مہاجرین آستانہ علیہ آئے ہیں بدن پر نہایت کپڑے تھے نہ پاؤں میں سالم جوتے اور سروی اور یونانی مظالم سے فریاد و فغاں کرتے تھے

آستانہ علیہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام مدارس کے طلباء با اسلحہ رکھے جائیں اور انہیں فوجی تعلیم دیجائیگی۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان میں ۳۲۲۴ طاعونی اموات وقوع میں آئیں پنجاب ۲۱۴۶

رامپور راجوری کے فساد اور بلوہ کے الزام میں اسوقت تک ۳۰۰ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں اور انکا چالان بمقام ریاسی کیا گیا ہے جو مقام واردات سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

ودانس ۵ جون بین الاقوامی کمیشن کے ارکان یہاں واپس آگئے اور انہیں باغیوں کے ساتھ عہد وپیمان کرنے کی کوشش میں کسی قسم کی کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ باغی مسلمان فرمانروا کے مطالبہ پر مصر ہیں گورنمنٹ نے دارو میں فوجی قانون کا اعلان کر دیا ہے اور مالیسوریوں کو باغیوں کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ ان میں سے بعض نے لڑنے سے انکار کر دیا ہے اسلئے یہ حکم غالباً منسوخ کر دیا جائیگا۔

باہتمام منشی غلام رسول صاحب منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر وپبلشر و پروپرائٹر کے لئے شائع ہوا

نقل مطابق اصل

تعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

چونکہ پیغام سوسائٹی کا روپیہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی صادقہ اور ان کے اہل بیت اور خلافت حقہ کی مخالفت میں صرف ہو رہا ہے۔ اس لئے مخلص احباب اپنے حصص واپس لے رہے ہیں + ذیل کا خط ملاحظہ ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد گذارش ہے۔ کہ ہم نے دو عدد حصص سوسائٹی مذکور کے خریدے ہوئے تھے۔ لیکن جناب امیر المومنین خلیفۃ المسیح صدیق ثانی کے وصال کے بعد آپ کی سوسائٹی نے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ حضرت بشیر الدین محمود احمد سلمہ کی مخالفت پر کمر باندھ لی ہے۔ آپ نے خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ السلام کے مرکز کو چھوڑ کر ہر ایک امر علیحدہ کرلیا ہے۔ اور آپ کے اخبار موسومہ بہ پیغام صلح میں خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کے نام پیغام جنگ شایع ہوتے ہیں۔ لہذا ہم اپنے روپیہ کو اس اخبار کی امداد میں لگنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ بجو مسیح موعود ... لخت جگر پر الزامات لگا رہا ہو۔ برائے نوازش بذریعہ عریضہ ہذا فوراً ہمارے مبلغ عشر روپیہ جو ہم نے جولائی ۱۹۱۳ء کو روانہ کئے تھے۔ واپس بھیجدیں۔ ہمیں اس سوسائٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہایت تاکید ہے۔ فوراً روانہ کردیں۔ آپ کی رسید کا نمبر ۲۱ ہے۔ مورخہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۱۳ء کی۔ فقط۔ والسلام۔ خاکسار سراج الدین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ سمبڑیال (ضلع سیالکوٹ)

آپ نے پیغام جنگ کے حصے واپس لینے کا جو کام کیا ہے۔ بندہ کو بہت پسند ہے۔ فقط۔ والسلام (سردار خان احمدی۔ قصبہ ساہووالا۔ ضلع سیالکوٹ (حال شہر بردہ) متعلقہ انجمن احمدیہ سمبڑیال +

رپورٹ

۲۳ مئی ۱۹۱۴ء کو ہیام میں گئے مقررہ چندہ ... ترقی ... وعدہ ... بوقت شب میاں محمد حسن صاحب نے وعظ کیا لوگ جمع ہوگئے ہیام میں پندرہ کے قریب احمدی ہیں اس سال تین احمدیوں کی ترقی ہوئی + ۲۵ مئی ۱۹۱۴ء کو سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں گئے رات کو وعظ کیا چندہ ترقی اسلام ... مقررہ چندہ ... وعدہ ... میزان وصول چندہ ... + دو احمدیوں نے حقہ نوشی چھوڑ دی۔ آٹا فنڈ اسجگہ جاری ہے مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء کو بندہ میاں محمد حسن صاحب اور برکت علیخان بیرم پور ضلع ہوشیارپور میں گئے اسجگہ نئی جماعت قائم ہوئی ہے ۴۔ آدمی داخل بیعت ہیں۔ ان دنوں ایک شخص نے بیعت کی جس کا نام آیا دان ہے اور عمر اسی ہے اسکے بیعت ہونے پر تمام غیر احمدیوں نے جمع ہوکر اسکو بلایا کہ سنا ہے کہ تم مرزئی ہوگئے ہو اسنے کہا میں مرزئی تو نہیں ہوا ہاں تو احمدی ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ اس اعتقاد سے توبہ کرو۔ آیا دان نے کہا میں توبہ نہیں کرسکتا اسپر لوگوں نے اپنے کام سے علیحدہ کردیا اور وہ اس فعل سے خوش ہے + پھر برکت علیخان واپس سٹروعہ کو چلے گئے اور بندہ اور میاں محمد حسن صاحب گڑھ شنکر کو چلے اور گڑھ شنکر میں تین چار احمدی تھے حاجی نبی بخش مخلص ہے۔ ہاں چندہ ترقی اسلام بیرم پور اور گڑھ شنکر نقد ... وعدہ ... میزان ... + اور مقررہ چندہ ... بھی وصول کیا گیا۔

۲۸ مئی ۱۹۱۴ء کو بنگہ گئے اگلے روز جمعہ تھا چھاونی جالندھر سے ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ دھرم کوٹ رندھاوا سے غلام قادر خان کریہہ اور بکیری سکند پور پھلور سے احباب جمعہ میں شامل ہوئے جمعہ کا خطبہ خاکسار غلام احمد نے پڑھا اور میاں محمد حسن صاحب نے بعد جمعہ تحریک چندہ کی ... کا وعدہ ... نقد وصول ہوئے۔ بابت ترقی اسلام مقررہ چندہ ... وصول ہوئے یعنی کل وصول ... ہوئے۔ آٹا فنڈ قائم ہے مولوی غلام نبی صاحب کی کوشش سے آٹا جمع ہوتا ہے۔ نئے چار آدمیوں نے بیعت کی ہے جن کا خط ارسال خدمت ہے

خاکسار غلام احمد از کریام۔ ۲۹ مئی ۱۹۱۴ء

منشی ظہیر الدین صاحب کا اعلان

میں بہت غور اور خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت میں بغیر ایک امام اور مطاع کے وحدت بالکل ناممکن اور محال ہے اور جب تک احمد صلعم کے بعد بھی تمام احمدی قوم کا ایک فرد واحد بحیثیت امیر امام اور مطاع کے نہ تسلیم کیا جاویگا تب تک جماعت میں یکجہتی وحدت اور اتفاق بھی قائم نہیں رہ سکیگا لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں حضرت اولوالعزم جناب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو الوصیت احمد صلعم اور نیز حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے ماتحت تمام احمدی قوم کا امام اور مطاع یقین کرتا ہوں چونکہ تمام قوم کا ایک وقت میں ایک ہی امام احمد صلعم کے ماتحت تسلیم کیا جا سکتا ہے اس لئے بعض وجود جو قدرت ثانیہ کے مظہر ہوئے ہیں ان سے مراد یہی خلفاء ہیں۔ پہلے خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب تھے اور دوسرے حضرت صاحبزادہ صاحب۔ وصیت کا جو مطلب اجماع قوم سے سمجھا گیا ہے اسکے خلاف مطلب نکالکر تمام قوم کو گمراہ اور نافرمان احمد صلعم قرار دینا نہایت خطرناک اور فتنہ کی راہ ہے آخیر پر ہم اپنے بھائیوں کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ سلسلہ خلافت کے خلاف جو میری تحریریں کسی کے پاس موجود ہیں وہ انکو منسوخ تصور فرماویں اور جو احباب میرے گزشتہ ٹریکٹ مجھ سے طلب کیے تے ہیں وہ آگاہ رہیں کہ میں ان ٹریکٹوں کو تلف کرچکا ہوں میں تو اب خدا کے فضل و کرم سے امامنا و مرشدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر کے ماتحت ہوں۔ وبس۔ دعا کریں کہ خدا تعالے مجھے اسپر استقامت بخشے آمین۔ خاکسار محمد ظہیر الدین۔ (اروپی)

مہدی پھر مضل بھی

برادر نظام الدین احمدیہ بلڈنگس نے خوب لکھا ہے کہ منتظمین پیغام مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو مہدی مانتے ہیں لیکن جب انکے عقائد دربارہ خلیفہ و اختیارات خلیفہ پیش کئے جاتے ہیں تو مولوی محمد علی صاحب جیسے بزرگ بھی صاف کہدیتے ہیں کہ ہم چھ سال عمل قربان کرنیکو تیار ہیں یعنی اتنی مدت ہمکو اس بزرگ نے جو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا نتیجہ اور انکے اتباع میں یوں تھا جیسا حرکت نبض تنفس کے ساتھ۔ اور جو بزعم شان مہدی بھی تھا۔ اور جس کا زمانہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ تھا۔ گمراہی میں رکھا اور وہی نعوذ باللہ ہمارا مضل بھی تھا۔ نستغفر اللہ من ہذہ العقیدۃ

مولوی محمد علی صاحب کی شرائط بیعت

۷ جون کے پیغام میں آخر اس کسر کو پورا کردیا گیا ہے جو خلافت کی نقل میں باقی تھی یعنی مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے الفاظ چھپے ہیں یہ تو لکھ دیا گیا ہے کہ اشاعت اسلام حسب تجویز انجمن اشاعت ہوگی مگر احمدیوں سے الگ کرنیکے لئے کچھ اور شرائط بھی ہیں جو چھاپ دینے چاہئیں تھی۔ مثلاً یہ کہ بیعت کرنیوالا مسیح موعود کا ماننا جزو ایمان نہ مانیگا (۲) مرزا صاحب کو مسیح موعود مصلحتی نام کی وجہ سے کہے گا۔ اور مسیح موعود کو نبی نہیں مانے گا (۳) مسیح موعود کے اہلبیت اور قائم کردہ سلسلہ خلافت اور مرکز اور مقبرہ اور انجمن سے کلی انقطاع کریگا اور انکے خلاف دل و جان سے کوشش

اپنے قول کے خلاف عمل

۲۶ مئی کے پیغام میں بتایا گیا ہے دیکھو صفحہ ۲۔ کہ حضرت کا لفظ مولوی سے بڑھ کر پاک اور مقدس خطاب ہے۔ اب اس خطاب حضرت کو مکرم معظم صاحبزادہ صاحب کے نام کے ساتھ بھی اسی اخبار میں استعمال کیا ہے۔ مگر ہی لیڈنگ آرٹیکل میں حضور کے کیریکٹر پر دشمنوں سے بڑھکر حملے کئے ہیں۔ اور انہیں پیر پرستی اور قوم کو تباہ کن گدی کی بنیاد رکھنے والا اور قوم کے مال کو ہضم کرنے والا۔ اور حکومت کا خواہاں بتایا ہے۔ وغیرذالک +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

۸۔ جون ۱۹۱۴ء

"قدرت ثانیہ"

سلسلۂ خلفاء سے انکار

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مذکورۃ الصدر عنوان پر پیغام میں ایک مضمون لکھا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے فرستادہ برگزیدہ پر سخت حملے کئے ہیں۔ اور محض مخالفت کی بناء پر اپنے مسلمات کو بھی پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول پر بھی اعتراض عاید کر دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ کہ بعض محض خلیفہ کے وجود کو اس کا مصداق سمجھتے ہیں۔

سیدنا نورالدین قدرت ثانیہ کے کیا معنی کرتے ہیں

صدر انجمن احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے عہد مبارک میں الوصیت دوبارہ طبع کرائی تھی۔ اور اس کے ساتھ حضرت خلیفہ بلا فصل کی شرح بھی ساتھ ہی منسلک کی گئی ہے۔ میں افراد سلسلہ عالیہ کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کو ضرور ایک دفعہ مطالعہ فرمادیں۔ اس میں صاف حضرت سیدنا نورالدین خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے لکھدیا ہے۔ کہ یہ محض خدا کی قدرت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے باوجود اتنے دعویداروں کے مجھ کو خلافت کے لئے چن لیا۔ اور جماعت کو مجھ پر جمع کر دیا۔ اب بتائیے کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دیا۔ اور جب انجمن انصار اللہ نے اظہار الحق کے جواب میں خلافت احمدیہ لکھی۔ تو حضرت خلیفہ بلا فصل نے خود اپنے ہاتھوں میں لیکر اسے پڑھا۔ اور وہ اسے پڑھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ اور کہیں کہیں آپ نے اس پر ایزادی کیا۔ اور اس میں صاف طور پر کھول کر یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ قدرت ثانیہ سے خلافت احمدیہ مراد ہے۔

پیغامی حضرت خلیفہ اول کی ہتک کرتے ہیں

یہ دوسری بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے اس وقت مسلمات بدل گئے ہیں۔ اور وہ اب یہاں تک بھی ترقی کر گئے ہیں۔ کہ اپنے چھ سالہ عمل کو وہ قربان کر چکے ہیں۔ چنانچہ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا نورالدین صاحب بھی کاحد من الناس تھے۔ ان کی رائے کو بھی وہی وقعت دی جا سکتی ہے۔ جو کہ اور افراد سلسلہ احمدیہ کی رائے کو ہے۔ افسوس اب یہ کہنے لگ گئے ہیں۔ جبکہ وہ ہم میں نہیں ہیں۔ ورنہ پہلے کئی دفعہ یا کم از کم ایک دفعہ اس کی اطاعت کا وعدہ کر چکے ہیں۔ جب ان کی رائے ہمارے میں سے ایک کی رائے کی طرح تھی۔ تو اطاعت کے کیا معنے ہیں۔

اطاعت فی المعروف سے کیا معنی

حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان کی مرضی کے مطابق ہم فیصلہ کریں۔ تو اطاعت کے لئے طیار ہیں۔ اگر ان کے ذرا بھی خلاف فیصلہ دیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ یہ امر بالمعروف نہیں ہے۔ و اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینھم اذا فریق منھم معرضون و ان یکن لھم الحق یاتوا الیہ مذعنین افی قلوبھم مرض ام ارتابوا ام یخافون ان یحیف اللہ علیھم و رسولہ بل اولئک ھم الظالمون۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر ایک فریق ان میں سے پھر جاتا ہے۔ اور وہ ایماندار نہیں ہیں۔ اور جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ تو ایک فریق ان میں سے پھر جاتا ہے۔ اور اگر ان کے حق میں فیصلہ ہو۔ تو فرمانبرداری کرتے ہوئے آجاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ یا یہ شک میں پڑ گئے ہیں یا ان کو ڈر ہے۔ کہ اللہ اور اسکا رسول ان پر ظلم کریگا۔ بلکہ یہ خود ہی ظالم ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا استدلال

ڈاکٹر صاحب کا طرز استدلال بہت عجیب اور انوکھا ہے معلوم نہیں کہ یہ مشرقی منطق ہے یا کہ مغربی لاجک ہے۔ جو آپ نے اپنے مضمون میں استعمال فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ

"دو قدرتیں دراصل اللہ تعالیٰ کی دو قدرت نمائیاں ہیں۔ ایک وہ جو خود نبی کی زندگی میں ہوا کرتی ہے اور دوسری وہ جو اس کی وفات کے بعد اس کی جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ پہلا خود نبی کا غلبہ اپنے مخالفین پر اور دوسرا اس کی وفات کے بعد اس کی جماعت کا غلبہ دوسرے لوگوں پر۔ پہلی قدرت کیلئے حضرت صاحب نے بطور کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی آیت قرآنی تحریر فرمائی ہے اور دوسری قدرت کیلئے حضرت نے الوصیت میں تین مثالیں ذکر فرماکر چوتھا اپنا ذکر فرمادیا ہے۔ پہلے نبی کریم کا ذکر فرمایا۔ پھر حضرت موسیٰ کا۔ پھر حضرت عیسیٰ کا اس کے بعد اپنا"۔ انتہی بلفظہ

ڈاکٹر صاحب نے مغالطہ دیا ہے

اس مندرجہ بالا عبارت میں ڈاکٹر صاحب نے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کی سعی بلیغ کی ہے مگر حق حق ہے اور باطل باطل ہے۔ الوصیت حضرت اقدس مسیح موعود مرسل من اللہ نے اپنی حین حیات میں شایع فرمادی تھی۔ اس میں یہ کیسے تغیر و تبدل کر سکتے ہیں۔ دوستو الوصیت کو پڑھو۔ اس سے خود یہ خود ساختہ عبارت باطل ہو جاتی ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرۃ ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا"۔

مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام قدرت اول تھے

اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ پہلی قدرت اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائی۔ اور دوسری قدرت آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ فرماتے ہیں۔

"کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی"۔

قدرت اول ہونے کا مزید ثبوت

آپ کے وقت میں قدرت اولی ظاہر ہوئی

الوصیت میں مندرجہ ذیل عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) "میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"۔

بعض وجود سے خلفاء مراد ہیں۔ نہ کہ تمام جماعت

اس سے یہی اظہرمن الشمس ہے۔ کہ متبعین کا غلبہ منکرین پر حضرت اقدس مسیح موعود عہ کے زمانے سے شروع ہے۔ اور یہ قدرت اولی کے باعث سے تھا۔ اور آپکے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو کہ قدرت ثانیہ کا مظہر ہونگے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ بعض وجود کو قدرت ثانیہ ٹھہرایا گیا ہے حالانکہ ڈاکٹر صاحب کے قول کے بموجب تمام متبعین قدرت ثانیہ کا مظہر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! تقدم علی الامام بالکل جائز نہیں۔ اس کا صاف مطلب ہے۔ کہ متبعین حضرت مسیح موعود ع کا غلبہ قیامت تک منکرین پر رہیگا۔ مگر حضرت اقدس کے زمانہ میں قدرت اولی کا مظہر خود حضرت اقدس ع کی ذات پاک تھی۔ اور آپ کی ذات کے بعد اور بعض وجود قدرت ثانیہ کا مظہر ہونگے۔ اور ان کے سایۂ عاطفت میں رہنے والے متبعین کہلائیں گے۔ اور ان کو ان کے مخالفوں پر غلبہ رہیگا۔ پس آپکے بعد خلفاء کے وجود میں قدرت ثانیہ نے ظہور فرمایا۔ اور اگر صرف متبعین قدرت ثانیہ کا مظہر تھے۔ تو کیا حضرت اقدس ع کے زمانہ میں آپ کا کوئی متبع نہ تھا۔ جب متبع موجود تھے اور ان کو مخالفین سلسلہ پر غلبہ بھی حاصل تھا۔ تو پھر اس کے کیا معنی ہیں۔ کہ قدرت ثانیہ نے حضور کی وفات کے بعد آنا تھا حالانکہ متبعین کا غلبہ منکرین سلسلہ پر موجود تھا۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ حضور کی موجودگی میں حضور کا خلیفہ نہ تھا۔ اسی لئے فرمایا۔ کہ وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں پس اس کا وجود حضرت اقدس ع کی وفات کے ساتھ ہی شروع ہوتا تھا۔ ھذہ تذکرۃ عجیبۃ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید۔

آیت کتب اللہ لاغلبن کو مسیح موعود نے اپنے پر چسپاں فرمایا

(۲) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی پر حضرت اقدس ع نے حاشیہ لکھا ہے۔ اور اس میں لکھا ہے۔

"افسوس ان پر جنھوں نے دنیا سے پیار کیا۔ انہوں نے مجھے قبول نہ کیا"

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس ع نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کو یہ مسلم ہے کہ یہ آیت قدرت اولی کیلئے بطور دلیل استعمال فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ ہیں

"پہلی قدرت کیلئے حضرت صاحب نے بطور دلیل کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی آیت قرآنی تحریر فرمائی ہے"

"افسوس ان پر جنھوں نے دنیا سے پیار کیا۔ انہوں نے مجھے قبول نہ کیا"

مسیح موعود نے اپنے آپ کو رسل میں گنا ہے

اور دراصل یہ آیت حضور نے قدرت اولی کے لئے بطور دلیل لکھی ہے۔ اور اپنے آپکو رسل میں شامل رکھا ہے۔ دیکھو الوصیت صفحہ ۱۶ حاشیہ میں یہی آیت اپنے الہامات میں لکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے۔ تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی۔ جیسا کہ اس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی"۔ اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ع واقعی رسل میں داخل ہیں اور اسی لئے یہی آیت قرآنی اپنے لئے استعمال فرمائی۔ بلکہ خود خدا نے آپ کو رسلی میں شامل کرلیا۔ اور آپ کو یہ فرمایا۔ کہ میں اور میرے رسول غالب رہینگے۔ اس سے صاف یہ مطلب تھا۔ کہ تو میرا رسول ہے۔ تو ہر گز غالب رہیگا۔ اب ہمیں نہیں سمجھ آتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کس طرح حضور ع کو رسول کریم ص کی قدرت ثانیہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں رسول ہوں اور میرے لئے پہلی قدرت اللہ نے ظاہر فرمائی۔ اور دوسری قدرت میری وفات کے بعد ہی سے شروع ہو جائیگی +

قدرت ثانی ہر نبی کے بعد بذریعہ خلفاء ظاہر ہوتی ہے

ڈاکٹر صاحب کی منطق یہاں نہیں چل سکتی حضرت اقدس ع نے تمام الوصیت میں کہیں بھی نہیں فرمایا۔ کہ نبی صاحب شریعت کیلئے الگ طور کی قدرت ہوا کرتی ہے اور دوسرے نبی کیلئے قدرت الگ ہوا کرتی ہے بلکہ فرمایا۔ کہ نبیوں کے ذریعہ سے تخم ریزی کی جاتی ہے۔ اور اسکی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے اس تخم ریزی کو بڑھایا جاتا ہے چنانچہ الوصیت کے صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں۔

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک ہے وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے"

اس سے واضح ہے کہ حضرت صاحب نبی تھے۔ اور نبیوں کی طرح تخم ریزی کر گئے۔ آپ کی وفات مبارک کے بعد یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اس سے بھی ثابت ہوا۔ کہ آپ خدا کی پہلی قدرت کے معنوں میں ہی تھے۔ جیسا کہ رسول کریم ص۔ اور آپکے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہونا ہے جیسا کہ ابو بکر کے ذریعہ اسکا آغاز ہوا۔

قدرت ثانی بجز خلفاء اور کچھ نہیں

تین اولو العزم نبیوں کی وفات پر جو جو مشکلات در پیش آئیں۔ ان کی مثال دیکر بتایا کہ میری وفات پر بھی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالی تیری جماعت کو بھی سنبھال لیگا۔ جیسا کہ اس نے رسول کریم حضرت موسیٰ و عیسیٰ صلی اللہ علیہم وسلم کے زمانہ میں انکی جماعتوں کو سنبھالا۔ واللہ ڈاکٹر صاحب جو بات کرتے ہیں لاجواب کرتے ہیں۔ بارک اللہ چہ خوش گفتی چہ در سفتی۔ حضرت مسیح موعود ع تو فرما دیں۔ دو قدرتیں۔ یہ فرماتے ہیں چار قدرتیں۔ دو صاحب شریعت کیلئے اور دو خلفاء کیلئے۔ نہ معلوم کہیں حضرت اقدس ع نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت ابو بکر پہلی قدرت تھے اور ان کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ کیونکہ وہ اول خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیا یوشع بن نون کو قدرت اولی کا مظہر قرار دیا ہے۔ اور قدرت ثانیہ اس کے بعد آئی۔ افسوس صاف بات کو کس طرح کھینچ تان کر اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے ڈاکٹر صاحب! اس سے کچھ نہیں بن سکتا۔ صداقت مضبوط چٹان پر ہوتی ہے وہ کبھی بھی متزلزل نہیں ہو سکتی۔ جھوٹ خواہ کیسی کر و فر سے نکلے کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔

اپنے نبی ہونے کا دعویٰ

الوصیت صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

"پس اسطرح بعض افراد نے باوجود امتی ہونیکے نبی ہونیکا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوۃ محمدیہ سے الگ نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوۃ محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا۔ کہ نبی اللہ امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے امتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے۔ تا ہلاک ہونے سے بچ جائے"

میرے بعد خلفاء ہونگے

اس حوالہ سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی قدرت حضرت رسول کریم ص کی پہلی قدرت کے مانند ہوگی۔ اور قدرت ثانیہ جیسا کہ رسول کریم ص کی وفات مبارک کے بعد ظاہر ہوئی تھی۔ ایسے ہی حضرت مسیح موعود ع کی وفات مبارک کے بعد دوسری قدرت ظاہر ہوگی یعنی بذریعہ خلفاء۔

مختلف اعتراضوں کے جواب

اور یہ کہنا کہ کیا بذریعہ مسیح موعود کے تمکین نہیں ہوئی جو اب بذریعہ انکے خلفاء کے ہو۔ بالکل غلط ہے کیونکہ تو یہ کہنا چاہیئے کہ رسول کریم نے تمکین دین نہ کی تھی۔ جو پھر خلفاء کی ضرورت پیش آئی یا حضرت ابو بکر نے تمکین دین نہ کی تھی۔ جو پھر ان کے بعد حضرت عمر و عثمان و علی نے ہوئی یا یہ خیال بھی غلط ہے۔ کہ جیسا مسیح ناصری پر خلفاء موسویہ کا سلسلہ ختم ہوگیا تھا۔ اسی طرح مسیح محمدی پر بھی ختم ہو جانا چاہئیے کیونکہ بنی اسرائیل سے تو یہ نعمت چھین جانی تھی۔ مگر امت محمدیہ میں نعمت قیامت تک رہنی ضروری ہے اور بلحاظ اسکا استمرار لازمی ہے۔ سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۶ کالم ۳

حضرت مسیح موعود کا ارشاد مسئلہ کفر کے متعلق

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۹۔ "اس کے ایک قسم کے نشان تو میری جماعت میں ظاہر ہوئے۔ اور دوسری قسم کے نشان کافروں کے گروہ میں ظہور پذیر ہوئے۔"

ایضاً تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۷۔ "چنانچہ ہزارہا شکر کا مقام ہے۔ کہ قریباً ۴ لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں"۔

یتزوج ویولد لہ

ضمیمہ انجام آتھم سے ایک کوٹیشن دیکر اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ یتزوج ویولد لہ کی پیشگوئی کا تعلق محمدی بیگم کے نکاح سے ہے۔ جو کہ بطور ایک نشان ہوگا پس خاص اولاد (پسر موعود) بھی اسی خاص نکاح والی زوجہ سے ہونی چاہیئے۔

جواب ۔ (۱) یہ نکاح جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تحدید یا ہے۔ منسوخ ہو چکا ہے۔ پس اب اسی کے ساتھ خاص اولاد بھی اس سے نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ یتزوج ویولد لہ کی پیشگوئی دوسری بیوی سے متعلق ہوگئی۔ اور وہ بھی ایک نشان ہے۔ کیونکہ سادات میں وہ نکاح ہوا۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود اپنے اشتہار تتمہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں جو اسی مرزا احمد بیگ والے رشتہ کے متعلق ہے لکھتے ہیں۔ کہ

"یقیناً وہ ایک ساعت بھی مجھ پر بدگمانی نہ کر سکے۔ اگر ان میں کچھ نور ایمان اور کانشنس ہوتا ہمیں اس رشتہ کے درخواست کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی۔ اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ ×××× پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے۔ تا خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھلائے۔ اگر وہ قبول کریں۔ تو برکت اور رحمت کے نشان ان پر نازل کرے۔ اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے۔ جو نزدیک چلی آتی ہیں۔ لیکن اگر وہ رد کریں۔ تو ان پر قہری نشان نازل کر کے ان کو متنبہ کرے۔"

اس حوالہ میں حضرت اقدس نے اس رشتہ کے وجوہات بتا دیئے ہیں۔ اور ان میں خاص اولاد یا مصلح موعود کی پیدائش اس کے بطن سے ہونے کا ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ اس پہلی بیوی ہی سے متعلق رکھا ہے۔ اور اسی سے دین کے چراغ اور محمود احمد اولوالعزم کی پیدائش کی خبر دی ہے۔

(۳)۔ حدیث میں یتزوج آیا ہے۔ تزوج اور یتزوج میں فرق ہے۔ احمد بیگ والے رشتہ کے متعلق زوجنا کہا آیا ہے۔ مگر یہاں تزوج باب تفعل ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ اس نکاح کے متعلق ہے جو حضرت اقدس خود اپنے ارادے سے فرماویں گے۔

(۴)۔ کسی چیز کا ہونا عظیم الشان بلحاظ نتائج کے ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہی پہلا نکاح عظیم الشان ثابت ہوا۔ اور اسی کے بطن سے مصلح موعود پیدا ہوا۔ جس کی تعیین حضرت اقدس نے کر دی۔ چنانچہ سبز اشتہار کو (جس میں بشیر ثانی فضل عمر۔ مصلح موعود کی پیشگوئی ہے) محمود احمد سے منسوب کیا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

(۵)۔ واقعات نے بھی اس کی تصدیق کی ہے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲ پر حضور فرماتے ہیں۔

"اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کریگا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کریگا۔"

اب بتائیے۔ کہ جانشین مسیح موعود کون ہوا۔ اس کا جواب یہی ہوگا۔ کہ سیدنا محمود۔ پس وہ جس کے بطن سے پیدا ہوئے وہی بیوی مصداق یتزوج کی ہوگی۔

(۶)۔ حقیقۃ الوحی ہی میں آپ نے احمد بیگ والے رشتہ کو منسوخ بیان فرمایا۔ اور پھر اسی کتاب میں اس حدیث (یتزوج ویولد لہ) کو اپنی موجودہ اولاد پر چسپاں کیا۔ کیونکہ جس بیوی کے متعلق پہلے یہ حدیث اجتہادی طور پر سمجھی تھی۔ اس کے ساتھ نکاح حسب اعلام الٰہی منسوخ ہو گیا۔

اگر کوئی یہ کہے۔ کہ پھر ضمیمہ انجام آتھم میں کیوں ایسا لکھا تھا۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اس وقت وہ لوازمات جمع نہ ہوئے تھے جن سے وہ نکاح مشروط بہ شرائط بوجہ عدم تحقق شروط منسوخ ہوا۔

جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ نکاح موقوف تھا سلطان محمد کی وفات پر۔ اور اس کی وفات موقوف تھی اس کی شوخی دکھلانے پر۔ چونکہ اس نے شوخی نہ دکھلائی۔ بلکہ اظہار عقیدت کیا۔ کما ثبت فی محلہ۔ اس لئے وہ فوت نہ ہوا۔ اور جب وہ فوت نہ ہوا۔ تو پھر وہ نکاح بھی نہ ہو سکتا تھا۔

(۷) حضرت اقدس نے اپنے ان موجودہ بیٹوں کی ولادت کا ذکر فرماتے ہوئے یتزوج ویولد لہ کی حدیث کا مصداق ان کو ٹھہرایا ہے۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ آپ اسی ازدواج اور اولاد کو ایک نشان سمجھتے تھے۔

وطن اور خواجہ صاحب

اخبار وطن نے ایک طویل آرٹیکل اس بات پر لکھا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو کام کے آدمی صرف قادیان میں نظر آتے ہیں۔ یہ دوسرے غیر احمدی علماء کی ہتک ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ ان علماء میں اگر کوئی کام کا آدمی تھا۔ تو پھر اس نے اس زمانے میں اپنے جوہر کیوں نہ دکھلائے۔ آخر وہ لیاقت وہ قابلیت کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ باقی یہ بات صحیح ہے۔ کہ غیر احمدی علماء میں بھی مناظرہ اور لیکچر کی طاقت رکھنے والے بزرگ موجود ہیں۔ بلکہ کئی خواجہ صاحب سے بہت بڑھ کر انگریزی دان اور قابل اور عالم علوم عقلیہ و نقلیہ لوگ ہیں۔ مگر جو بات قادیان والوں کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ کچھ اور ہی ہے۔ وہ ایک نبی کی تربیت میں رہ کر مادی انسانوں سے روحانی انسان بننا۔ یہ بات صرف علم پڑھ لینے یا تقریر کا ملکہ حاصل کر لینے سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح زندہ اسلام احمدیوں کے سوا کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

تبکلے قصے تو ہر ایک مذہب کا قائمقام پیش کریگا۔ اور کچھ نہ کچھ دلیل بھی اپنے خیالات کی تائید میں دیگا۔ مگر وہ زندہ مذہب قادیان والوں کے سوا کون دکھا سکیگا۔ جو صرف احمدیت میں ہے۔ ایک احمدی اسلام کی تعلیم کے ثمرات میں اپنے مسیح موعود کے معجزات اور کرامات اور نشان پیش کر سکتا ہے جن کے ہزاروں لاکھوں چشم دید گواہ موجود ہیں۔ اور وہ دکھا سکتا ہے۔ کہ دیکھو ایک انسان اسلام کی تعلیم پر چل کر وہ انعام حاصل کر سکتا ہے جو اگلے انبیاء نے حاصل کیا۔ اور وہ خدا سے شرف مکالمہ مخاطبہ پا سکتا ہے۔ جو اس جہان میں سب سے بڑا انعام ہے۔ اور اس خصوص میں تمام مذاہب عالم پر اپنی برتری ثابت کر سکتا ہے۔ اور یہ ایک غیر احمدی سے ناممکن ہے پس خواجہ صاحب کی نظر قادیان پر نہ پڑے تو اور کس پر پڑے اب وہ اگر مصلحتاً قادیان سے برگشتہ ہو کر احمدیت یعنی زندہ اسلام کو پیش کرنے سے انکار کریں۔ تو اس کا نتیجہ بھی دیکھ لیں گے۔ لیکن غیر احمدیوں کو اپنے اطمینان کیلئے وفات مسیح۔ معراج۔ ختم نبوت نزول وحی بعد از رسول اللہ۔ نماز غیر احمدیوں سے رشتہ کے مسائل ان سے حل کر لینے چاہئیں

چند سوالات کے جواب

سوال۔ مخالفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا شناخت کرتے تھے۔ جیسا اپنے بیٹے کو۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم مگر مرزا صاحب کو مخالفین نے ایسا شناخت نہیں کیا۔

جواب۔ حضرت مرزا صاحب کو ایسا شناخت نہ کرنے کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ اگر یہ کہو۔ کہ شناخت کرنے والے مقابلہ نہیں کرتے تو یہ بالکل غلط ہے۔ آنحضرت صلعم کا یہود نے سخت مقابلہ کیا۔ (۲) الذین آتیناھم الکتٰب کے معنے ہیں جنکو ہم نے کتاب کا علم دیا ہے۔ پس اسی طرح جنھیں قرآن کا علم دیا گیا۔ انھوں نے شناخت کر لیا۔ اور پھر ایمان لے آئے۔

(۳) بیٹے کی شناخت حسن ظن پر مبنی ہے۔ اور صرف اپنی بیوی کی گواہی پر اعتماد۔ پس اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس اصل پر تم اس نبی کو پہچان سکتے ہو۔ جسطرح قرائن اور حالات سے موجودہ بیٹے کا پتہ مل جاتا ہے۔ اسی طرح قرائن و حالات زمانہ و نشانات سے مقررہ وقت کا نبی یا مسیح پہچانا جا سکتا ہے

سوال۔ احادیث میں آیا ہے۔ جہاں نبی انتقال فرماتا ہے۔ وہیں دفن ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے لاہور میں انتقال کیا۔ اور دفن قادیان میں ہوئے ہو

جواب۔ (۱) اس حدیث کو مع اسناد درج کرنا چاہئے۔ پھر ہم عرض کریں گے۔ (۲) ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ ہر نبی کی عمر اپنے پہلے سے نصف ہوتی ہے۔ مگر تاریخ بتاتی ہے۔ کہ بالضرور ایسا نہیں ہوتا۔ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ یہ حدیث خاص قسم کے انبیاء کے بارے میں ہے۔ پس اسی طرح یہ حدیث کہ نبی اپنے انتقال کی جگہ دفن ہوتا ہے۔ خاص انبیاء کے بارے میں ہے۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسیح موعود اس خاص قسم کے انبیاء میں سے نہ تھے۔ (۳) حضرت یعقوب کہاں فوت ہوئے تھے۔ قبر کہاں ہے۔ (۴) یہ ایک پیشگوئی کے ماتحت ہوا۔ حضور کو اپنی قبر کشف میں دکھائی گئی۔ اور وہ مقبرہ بہشتی میں تھی۔ چنانچہ مبارک احمد کی تدفین کے وقت فرمایا تھا۔ میں نے اسی نواح میں اپنی قبر کشف میں دیکھی ہے

سوال۔ نبی امی ہوتا ہے۔ اور پڑھا مرزا صاحب تو لکھے پڑھے تھے۔

جواب۔ یہ کس جاہل نے آپ سے کہہ دیا ہے۔ نبی کے لئے ان پڑھ ہونا شرط ہے۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت سلیمان بلکہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں تو قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ ویعلمہ الکتٰب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل سورہ آل عمران اور یہ بھی بشارت دی۔ کہ اللہ اس کو لکھنا اور دانائی تورات و انجیل سب کچھ سکھائیگا۔

ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ انبیاء کو علم اللہ تعالیٰ سے دیا جاتا ہے۔ ہمارے مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

دیگر از مولوی نعمت اللہ صاحب گوہر (مزنگ لاہور)

جواب سوال نمبر ۱۔ حضرت مسیح موعود کا تحریری فتویٰ جو غیر احمدیوں کے جنازہ پڑھنے کے متعلق ہے۔ اس کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔ (دیکھو الحکم ۱۷۔ جنوری ۱۹۰۲ء۔ بجواب سوال ماسٹر ہدایت اللہ جہلمی)

"جو شخص مکذب ہے اور گالیاں دیتا ہے۔ اور تکفیر کرتا ہے۔ پھر مومن کی غیرت کیونکر تقاضا کر سکتی ہے۔ کہ وہ اس کے پاس جاوے۔ اگر اور کچھ نہیں۔ تو کم از کم یہ ایک فعل لغو ہوگا۔ ...... جس حال میں کہ مکذب ہماری دعاؤں کو بیسود سمجھتے ہیں۔ پھر کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم ان کے جنازوں میں شریک ہوں ہاں اگر میت مجوب الاصول ہو۔ تو کچھ ڈر نہیں۔ اس کا جنازہ اگر پڑھ لیا جائے۔ آنحضرت صلعم نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا ہے۔ مگر وہ آپ کے لشکر میں ملا جلا تھا۔ مکذب تھا وغیرہ وغیرہ"۔

یہ فتویٰ صاف ہے۔ اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ اگر آپنے یا کسی اور بزرگ نے اسی فتویٰ کے خلاف کسی مکذب یا مکفر یا سخت مخالف کا جنازہ پڑھا۔ تو آپنے اور اس بزرگ نے سخت غلطی کی۔ حضرت صاحب نے جو مولوی عبدالکریم کی امامت میں جنازہ پڑھا۔ اس کے ذمہ وار مولوی عبدالکریم صاحب ہونگے یا انہوں نے ہی حضرت صاحب کو میت کا حال بتایا ہوگا۔ یا کوئی اور شخص ذمہ وار ہوگا۔ میں کسطرح یہ یقین کر سکتا ہوں۔ کہ حضرت صاحب کا فعل قول کے مطابق نہیں تھا۔

اب رہا آپکا یہ سوال۔ کہ اگر سب غیر احمدی کافر ہیں تو حضرت صاحب نے کیوں (مجوب الاصول اشخاص کے) جنازے کی اجازت دی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نماز جنازہ ایک دعا ہے۔ جو میت کے واسطے کی جاتی ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ فتویٰ ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو۔ اسے اس وقت تک مسلمان سمجھا جائے۔ جب تک کہ اس سے کوئی کفر کی بات سرزد نہ ہو۔ پس جس نے نہ ہم پر کفر کا فتویٰ دیا۔ نہ مسیح موعود سے انکار کیا۔ اور جس کے احمدی ہونے کا بھی احتمال ہو۔ کیونکہ وہ مجوب الاصول ہے۔ اس کا جنازہ احمدی امام کی اقتداء میں پڑھ سکتے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ پڑھنا اور پڑھ سکنا ان دونوں میں فرق ہے۔ پھر یہ بھی سوچا جائے۔ کہ جنازہ میں کیا دعا کی جاتی ہے۔ اللھم اغفر لحینا و میتنا۔ پس اگر وہ نا میں داخل ہے تو اس دعا سے مستفید ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ نیز انبیاء کی ذات بڑی رحیم کریم ہوتی ہے۔ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم فرمایا ہے۔ یعنی بصورت عصیان بوقت موت غفور رحیم کے سپرد کر دیا۔

دوسرے سوال کا جواب۔ آپکا سوال ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو کافر جاننے کے باوجود پھر ہم دوسرے مسلمانوں کو کیوں مسلمان یا مسلم کہتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لانے والے لوگوں کی نسبت یہ لفظ بولا ہے۔ بلکہ مسلمانوں سے پہلی امتوں کو بھی حضرت ابراہیم نے مسلمان کہا ہے (ھو سمٰکم المسلمین۔) اور حضرت صاحب کی آمد سے پیشتر واقعی اور بلا شبہ ہم مسلمانوں کے ہر ایک فرقے کو مسلمان ہی کہتے تھے۔ اور جائز طور پر ایسا کہہ سکتے تھے۔ لیکن جبکہ آخری نبی اور مامور من اللہ کا ظہور ہوا۔ اور آخر وہ وقت آگیا۔ کہ دودھ کو پانی سے الگ کیا جائے۔ تو اب دو فریق مختلف بن گئے۔ یعنی مومن اور کافر۔ حضرت صاحب کو ماننے والے مومن ٹھہرے۔ اور محمد رسول اللہ صلعم اور دیگر انبیاء کی جماعتیں جنھوں نے اس آخری نبی کو نہ مانا۔ کافر قرار پائیں۔ اور یہ کوئی انوکھی یا تعجب خیز بات نہیں تھی۔ کیونکہ جب سے دنیا کا آغاز ہوا ہے۔ دنیا میں دو ہی فریق پائے جاتے رہے ہیں۔ ایک کافر اور دوسرا مومن۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ تغابن کے شروع میں فرماتا ہے۔ ھو الذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مومن۔ ان دو کے علاوہ اور تیسری کوئی ~~~ موجود ہی نہیں۔ آپ کا اعتراض یہ ہے۔ کہ ہم ان کی نسبت یعنے غیر احمدیوں کی نسبت مسلمان کا لفظ کیوں بولتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ درحقیقت تو وہ کافر ہیں۔ اور قرآن شریف کی اصطلاح اور عربی لغت کی رو سے ہم مجبور ہیں۔ کہ ان کو کافر سمجھیں۔ لیکن چونکہ اپنی کلمہ گوئی اور دیگر اسلامی معتقدات کو شہادت میں پیش کر کے وہ اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں۔ اور اسی نام کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ تو ہمارا بھی فرض ہونا چاہئے۔ کہ عرف عامہ میں ہم بھی ان کو مسلم یا مسلمان کہیں۔ اس میں ذرا بھی ہرج نہیں۔ اور نہ اس میں کوئی گناہ ہے۔ گورنمنٹ کے کاغذات میں بھی ان کو اسی وجہ سے مسلمان ہی لکھا جائیگا۔ دیکھئے ہم لوگ احمدی کہلانا پسند کرتے ہیں اور اپنے لئے یہی نام تجویز کرتے ہیں۔ مرزائی کہلانے کو اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔

اسی وجہ سے اور اسی اصل کو ہاتھ میں لے کر ہمارے مخالفین بھی ہم کو احمدی کہہ مارتے ہیں - ورنہ دراصل ان کے اعتقاد کے بموجب ہم احمدی داحمد صلعم سے تعلق رکھنے والے ہیں - لیکن ہمارے اپنے مسلمات اور معتقدات کو مد نظر رکھ کر وہ مجبور ہیں - کہ ہم کو احمدی کہیں - اور احمدی لکھیں - اگرچہ وہ ہم کو کافر اور دجال اور ضال ہی سمجھتے ہوں یہی وہ راز تھا - کہ جس کے باعث حضرۃ خلیفۃ المسیح غیر احمدیوں کو بعض اوقات یا اکثر اوقات مسلمان لکھدیتے تھے

لفظ قرآن اور کوک شاستر جو آپنے تحریر فرمائے ہیں - ان کے متعلق عرض ہے - کہ یہ تمثیل درست نہیں - تاہم اگر دوسرا فریق کوک شاستر کو کہے - کہ یہی ہماری الہامی کتاب ہے - اور اسی پر ہمارا ایمان ہے - تو ہم خواہ مخواہ کیوں ان کا دل دکھانے کے لئے اس کو کوک شاستر کہیں - جیسا کہ ویدوں کے بارے میں ہمارا طرز عمل ایسا ہی ہے - چنانچہ خواجہ صاحب نے جب لاہور لینڈی اور دیگر مقامات پنجاب میں "وید اور قرآن شریف" پر لیکچر دیئے تو وہ وید کی نسبت یہی لفظ یعنی وید مقدس ہی بولتے تھے - اور لکھتے تھے - حالانکہ خواجہ صاحب جانتے ہیں - کہ موجودہ وید کوئی مقدس یا الہامی کتاب نہیں ہے -

خاتمہ - اخیر میں میں اتنا اور بڑھا دینا ضروری سمجھتا ہوں - کہ حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں صاف فیصلہ کر دیا - کہ احمدی الگ ہیں - اور غیر احمدی الگ - اس جہان میں ہمارے دو ہی طرح کے تعلقات ہیں - ایک دینی اور دوسرا دنیوی - دینی تعلقات میں نماز ہی ایک ایسی رسی ہے جس سے تمام مسلمان باندھے جاسکتے ہیں - اور دنیاوی تعلقات میں لڑکیوں کا رشتہ ہے - حضرت صاحب نے دونوں کے متعلق صاف فرما دیا - کہ لڑکیاں ہرگز نہ دو - اور کسی غیر احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی نیک بخت اور ہمارا دوست ہو - نماز نہ پڑھو - جب تک وہ ہماری جماعت میں داخل نہ ہو جائے - اور پھر یہ بھی فرما دیا - کہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے - کہ ایک جماعت قائم ہو - پس اگر حضرت صاحب نبی نہ ہوتے تو ہرگز ہرگز ایسا حکم نہ دیتے - اپنی جماعت کو قیامت تک دوسروں سے الگ کر دینا ایک زبردست ثبوت ہے اس بات کا - کہ حضرت صاحب نبی تھے - محض خلیفہ نہ تھے - اور احمدی جماعت ایک نبی کی جماعت ہے - اور قیامت تک دوسروں سے الگ رہیگی - جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے - وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنی احمدی غیر احمدیوں سے قیامت تک الگ رہینگے - اور پہلا فریق دوسرے فریق پر غالب رہیگا - اگر حضرت صاحب محض ایک ولی ہوتے - اور آپ کی جماعت بھی ایک ولی کے مریدوں کی جماعت ہوتی ؟

تو یہ وقت ایسا ہے - کہ اس وقت وہ ضرور دوسروں میں جذب ہو جاتی - مگر ایسا نہیں ہؤا - اور نہ قیامت تک انشاء اللہ ہوگا آپ لوگ نادانی سے دوسروں میں ملنے کی کوشش کرتے ہیں مگر آپ یاد رکھیں - کہ آپ خدا کو جھوٹا نہیں کر سکتے - کیونکہ خدا کا منشاء الگ کرنیکا ہے - ملانے کا نہیں - اور یہی منشاء مسیح موعود کا تھا - اور یہی اس کی فطرت کا تقاضا تھا کیونکہ انبیاء ایک لحظہ کے لیئے بھی برداشت نہیں کر سکتے - کہ طیب کو خبیث کے ساتھ ملا کر گڈ مڈ کر دیں - بلکہ وہ تو طیب کو خبیث سے الگ کرنیکی کوشش کرتے ہیں - ہاں جہاں اشتراک ضروری ہو - جیسا کہ یونیورسٹی کا معاملہ - وہاں ملکر کام کرنے میں کچھ ہرج نہیں - والسلام علی من اتبع الہدیٰ *

چند سوالات کے جواب

۱ - پہلے سوال کا جواب - صاحبزادہ صاحب نے انجمن کی آمد کو مال فی تصور فرمایا ہے - اور اس میں سے خمس واجب قرار دیا تو نہیں نبی کریم کے وقت بیت المال میں ہر قسم کا روپیہ اور مال آتا تھا مسلمانوں کے چندے کا روپیہ بھی اس میں شامل ہوتا تھا - اور آپ اسی میں سے اپنے ازواج و اقربا پر خرچ فرماتے تھے - حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی اسی بیت المال سے ماہانہ تنخواہ وصول فرماتے رہے -

دوسرے سوال کا جواب - الفضل نے خواجہ صاحب کا یا کسی کا نام لیکر ان کو فاسق نہیں کہا - ایک عام فتویٰ بیان کیا ہے - جو قرآن مجید میں بایں الفاظ موجود ہے - کہ من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون - حضرت اقدس شہادۃ القرآن میں اس کے یہ معنی فرماتے ہیں - کہ جو خلفاء کی بیعت نہ کرے - وہ فاسق ہے - اور ہمارا ایمان ہے - کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اس آیت کے مطابق خدا کے مقرر کردہ خلیفے ہیں - خدا تعالیٰ کا حکم ہے - اور یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے - اس کا نتیجہ ہم کسی خاص شخصیت کو مد نظر رکھکر نکالنے کی ضرورت نہیں سمجھتے - اور میں آپکو ایک حدیث کیطرف توجہ دلاتا ہوں - ان اللہ یؤید ھذا الدین علیٰ ید رجل فاجر - اور مولوی محمد علی صاحب کو حضرت صاحب نے ہارون کہیں نہیں فرمایا - اگر آپکو معلوم ہو - تو اسکا حوالہ دیں - یہ بھی کہیں نہیں فرمایا کہ میری قلم کیطرح اسکی قلم کو فرشتہ چلاتا ہے - پھر یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی باتیں خاص وقتی حالات کے ماتحت ہوتی ہیں - جب وہ حالت تبدیل ہو جائے - تو بشارتیں بھی تبدیل ہو جاتی ہیں - چنانچہ احادیث میں آیا ہے - کہ ایک شخص ساری عمر کافر رہتا ہے - اور برے کام کرتا ہے - لیکن اخیر کے وقت اسے ایمان نصیب ہو جاتا ہے اور وہ جنت میں پہنچتا ہے - اور دوسرا شخص مومن کہلاتا ہے اور نیک کام کرتا ہے - مگر آخری وقت میں کافر ہو جاتا ہے - اور دوزخ میں پہنچتا ہے -

تیسرے سوال کا جواب - حضرت صاحب نے کہیں یہ حکم نہیں دیا - کہ ہر ایک مد کا روپیہ محاسب کے نام آوے - اور محاسب کا اعتبار خلیفۂ وقت کے اعتبار سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا - بلکہ محاسب کا اعتبار خلیفۂ وقت کی تصدیق سے قائم ہوتا ہے میں تعجب کرتا ہوں - کہ جس شخص کے ہاتھ ایمان جیسی نعمت رکھ دی جائے - اس کی نسبت روپیہ کے بارے میں کیا بے اعتباری ہو سکتی ہے - اور چندہ مبائعین ہی سے طلب کیا جاتا ہے - اگر کسی مبائع کو روپیہ کی نسبت وسوسہ اٹھتا ہے - تو سب سے پہلے اسے اپنے ایمان کے بارے میں فکر کرنی چاہیئے -

چوتھے سوال کا جواب - حضرت صاحب کی کسی پیشگوئی میں یہ الفاظ موجود نہیں - کہ مصلح موعود پر بارش کیطرح وحی نازل ہوگی - اور نہ یہ ثابت شدہ امر ہے - کہ وصیت کا موعود اور سبز اشتہار کا مصلح موعود شخص واحد ہیں - اور نبی کریم صلعم اور مسیح موعود کی وحی کی ابتداء بھی رویاء صحیحہ سے شروع ہوئی تھی -

ہر ایک ترقی وقت کو چاہتی ہے - فی الحال ہمارا مطالبہ خلیفہ مانن لینے کا ہے - جو مصلح موعود کا ایک نشان ہے اور اس کے متعلق ایک بسیط مضمون شایع ہو چکا ہے -

پانچویں سوال کا جواب - حضرت مسیح نے اپنا خلیفہ پطرس کو مقرر کیا تھا - آپ تاریخ کلیسیا دیکھیں - اور چونکہ ہمارا مسیح بروز محمد صلعم تھا - اور اپنے اندر شان مہدویت رکھتا تھا - اس لئے ضرور ہے - کہ اس کے بعد سلسلۂ خلفاء ہو - کیونکہ وہ خاتم الخلفاء تھا - اور جیسے خاتم الانبیاء کا کمال اس کے بعد نبی آنے سے ہوتا ہے - ایسا ہی خاتم الخلفاء کا کمال یہ ہے کہ اس کے بعد خلیفے ہوں - اور ایک خلیفہ اسکا مظہر اتم ہو -

مفتی محمد صادق صاحب کی چٹھی

کوسمبھی $\frac{6}{12}$ ۲
ضلع کٹک

کے علاقہ سونگڑہ میں بہت کامیابی کا دورہ ہؤا - دس بارہ وعظ ہوئے - بہت سے لوگ سلسلہ کے قریب ہو گئے - بہتوں نے تجدید بیعت کی - ایک مولوی صاحب نے مباحثہ میں ایسی شکست پائی - کہ ان کے ہی طرفدار کہنے لگے - ہمارے مولوی صاحب سے کچھ بن نہ سکا مباحثہ حضرۃ مرزا صاحب کی مسیحیت مہدویت اور نبوت پر تھا - بعد مباحثہ دو نئے احمدی ہو گئے - اب میں یہاں سے کیرنگ جاؤنگا - ایک دو روز وہاں قیام کر کے کلکتہ جاؤنگا *

مولوی سرور شاہ صاحب اور پیغام

پیغام نے "میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵) پیش کر کے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو نبی کہنا صحیح نہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ حضرت اقدس اسی حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں "آنحضرتؐ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا" اور نبی کا نام پانیکے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا (صفحہ ۳۹۱ حقیقۃ الوحی) اور الاستفتاء میں فرماتے ہیں "ان اللّٰہ سمانی نبیا بوحیہ" خدا نے میرا نام اپنی وحی میں نبی رکھا) اور اپنے آخری خط میں تحریر فرماتے ہیں "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں"۔ اب بتائیے کہ اس **موسوم کیا جائیگا** اور **نام رکھا** کے کیا معنے ہیں اگر آپ کو نبی سے پکار نہیں سکتے۔ پھر ایک غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں "رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا **نبی کہلانیسے** (یہ کہلانا نوٹ کر لیں) میں نے کبھی انکار نہیں کیا"۔ پھر خدا نے بھی اکیلا نبی کے خطاب سے پکارا۔ جیسے یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر اور **دنیا میں ایک نبی آیا**۔ پس یہ تو بالکل غلط ہے کہ آپ کو صرف نبی کہنا جائز نہیں۔ پھر حضرت اقدس کے اپنے عملدرآمد سے یہ بات واضح ہے کہ آپ اپنے آپ کو **رسول** اور **نبی** لکھتے تھے اور ہم اس کے کئی حوالے دے چکے ہیں۔ مثلاً دافع البلاء جس میں آپنے فرمایا قادیان "اس کے رسول کا تخت گاہ ہے" یہاں **امتی رسول یا محدث** نہیں فرمایا بلکہ صاف **رسول**۔ ایسا ہی لکھتے ہیں کہ خدا نے نہ چاہا کہ "اپنے رسول کو بغیر گواہی کے چھوڑے" (دافع البلاء) پھر بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء سے ۲۷ مئی کے الفضل میں حوالہ نقل ہو چکا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔ "اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں"۔ اور یہ کہ ہمارا "دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" ان مقامات میں اکیلا **نبی** کا خطاب اپنے لئے استعمال فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ پیغام کا یہ لکھنا بالکل غلط ہے کہ اکیلا نبی کا لفظ استعمال کرنا آپ (مسیح موعود) کے لئے درست نہیں +

(۲) پھر پیغام لکھتا ہے کہ قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ وہ اُمتی آنے والا **نبی اللّٰہ** ہے"۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے **اول** **ویتلوہ شاھد منہ** میں بتایا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد ایک عظیم الشان شاہد یعنی **نبی** آتا ہے۔ جو آپ ہی میں سے ہوگا۔ **دوم** ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ **احمد** میں احمد کو رسول کہا گیا ہے اور ۷ جون کے پیغام میں **احمد کی بیعت میں داخل ہونا** مولوی محمد علی صاحب نے مان لیا ہے پس یا تو حضرت مرزا صاحب کو احمد نہ مانو یا پھر رسول بھی مانو +

۳۔ پھر پیغام لکھتا ہے کہ کسی صحیح اور معتبر حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ اِمامکم منکم والا مسیح بھی نبی اللّٰہ ہوگا۔ لاحول ولاقوۃ۔ اس سے پیغام والوں کا یہ عقیدہ ظاہر ہو گیا۔ کہ نبی اللّٰہ مسیح کوئی اور ہے حضرت مرزا صاحب نہیں یعنی آپ مسیح موعود نہیں۔ بلکہ صرف اس صدی کے مجدد تھے اور **مسیح** مصلحتاً صفاتی نام رکھ دیا گیا۔ آخر آ گئے نا اپنے دلی عقائد پر +

اچھا یہ عذر بھی باطل کیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس ایک غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں کہ "اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا" (صفحہ ۵) اور حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں "پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا × × × × تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے" اب بتاؤ کہ صحیح مسلم کی حدیث اگر ضعیف تھی اور اس کا وہ حصہ بھی اگر قابل اعتبار نہ تھا جسمیں آنے والے عیسےٰ کو نبی اللّٰہ کہا گیا ہے تو پھر آپنے اس سے استشہاد کیوں کیا۔ اور وہ کونسی احادیث صحیحہ ہیں جنمیں نبی کا نام پانے کے لئے صرف مسیح موعود کو مخصوص کیا گیا ہے۔ اگر نواس بن سمعان کی حدیث ضعیف ہے تو ہمیں اس سے بحث نہیں ہم پوچھتے ہیں حضرت اقدس جو فرماتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کو نبی اللّٰہ کہا گیا ہے پس آیا کوئی ایسی صحیح حدیث ہے یا نہیں اگر نہیں۔ تو مسیح موعود کا قول (نعوذ باللّٰہ) غلط ٹھہرتا ہے اور اگر ہے تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ کسی حدیث معتبر میں ایسا نہیں۔ باطل نکلا۔ پھر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے الحکم کی ڈائری میں لکھا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا"۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح (اوّل) نے احمدیہ بلڈنگس میں کھڑے ہو کر وعظ فرمایا اور اس میں آواز بلند سُنایا تھا۔ کہ "اگر وہ (مسیح موعود) نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو مسلم کی حدیث کو غلط قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللّٰہ رکھا گیا ہے (بدر ۴۔ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

باوجود اس قدر شواہد کے بھی اس حدیث کو جھوٹی حدیث کہو گے تو حیف اس احمدیت پر۔ ہاں یہ بھی نوٹ کر لو کہ ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۸ پر صحیح مسلم کی اس حدیث کو آپنے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اخیر میں یہ بھی سن لو کہ لا نبی بعدی کے معنے حضرت عائشہ صدیقہ نے کئے ہیں۔ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ اور پھر شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں۔ ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت شریعتی (لا نبی بعدی کے معنے ہیں کہ ایسی شرع نہیں لائیگا جو میری شرع کے خلاف ہو)

ملا علی قاری لکھتے ہیں انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ

پس اس حدیث کی وجہ سے کسی صحیح حدیث کو جھوٹا یا ضعیف ٹھہرانے کی ضرورت نہیں +

۴۔ پیغام نے مولوی سرور شاہ صاحب کے اس فقرے کی بنا پر اعتراض کیا ہے۔ جو یہ ہے کہ اسرائیلی انبیاء میں سے ہر ایک موسیٰ ہی کے فیضان اور شریعت کی برکت سے نبی رسول بنا تھا۔ یہ فقرہ ۱۸ مئی کے الفضل میں پھر ۲ مئی کے الفضل صفحہ آخر میں واپس لیا جا چکا ہے پس یہ اعتراض اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔ ان تمام انبیاء کا آنحضرت صلعم کی امت میں داخل ہونا ہم براہین احمدیہ حصہ پنجم کے حوالہ سے ثابت کر چکے ہیں چنانچہ صفحہ ۱۳۳ پر لکھتے ہیں "ہر ایک نبی آنحضرت صلعم کی امت میں داخل ہے" پھر باوجود امتی ہونے کے ان کا نبی اور مطاع ہونا مسلم ہے۔ غرض ان تمام سوالات کے جواب دے چکے ہیں۔ دوبارہ بطور یاددہانی لکھا گیا +

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲

پھر آپکا مولانا نورالدین صاحب کو خلیفۃ المسیح لکھنا آپ پر اقبالی ڈگری ہے کہ آپ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلفاء کے قائل ہیں +

مسیح موعود کی صراحت اپنے خلفاء کے متعلق

خود مسیح موعود نے سر الخلافہ میں اور الحکم کی ڈائری ۱۴ اپریل میں فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء کا سلسلہ ہوگا (ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ) اور نبی تو نبی ہے مشائخ کے بعد بھی انکی وفات پر جب ایک زلزلہ آتا ہے تو ایک خلیفہ کھڑا ہوتا ہے اسی طرح الوصیت میں نبیوں کی مثال دیکر اسکے ساتھ ہی ذکر فرمایا ہے کہ "سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللّٰہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔

یہ قدیم سنت کیا ہے اسی کے ساتھ فرماتے ہیں "تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے"

وہ دوسری قدرت کیا ہے اس سے پہلے صفحہ ۶ پر فرما چکے ہیں "تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا"۔ پس قدرت ثانی سلسلہ خلفاء ہے نہ کہ مطلق غلبۂ جماعت۔ کیونکہ غلبہ جماعت تو حضرت مسیح موعود کے وقت بھی موجود تھا۔ اور حضور فرماتے ہیں جبتک میں نہ جاؤں وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔ پس دوسری قدرت ایسی چیز ہے جو مسیح موعود کی موجودگی میں کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ وہ محض خلیفہ کا وجود ہی ہے نہ کچھ اور +